## سوال

حدیث (مجھے کچھ لادو میں تمہارے لئے ایسی تحریر لکھوادوں کہ تم میرے بعد گمراہ نہ ہوسکو گے)

## جواب

الحمد للہ.

تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں

سب سے پہلے اللہ تعالی سے دعا ہے کہ ہمیں، آپکو اور تمام مسلمانوں کو اطاعتِ الہی اور دین کی خدمت کرنے کی توفیق عنائت فرمائے۔

ہ آپ دین کے بنیادی عقائد ارکانِ اسلام اور ارکانِ ایمان کو پختگی سے تھام لیں، ایسے ہی کتاب وسنت کی سینکڑوں نصوص سے مستنبط شرعی وفقہی قواعد وضوابط اور مقاصدِ عامہ کو بھی اچھی طرح سمجھیں، انہی نصوص کے ذریعے اللہ تعالی نے دین کو ہمہ قسم کے تغیر وتبدّل سے محفوظ رکھا ہے، اور انہی کے ذر

عالی ہے: (هُوَالَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ)

ن: 7

ذریعہ صرف کتاب ہی میں نہیں بلکہ عمومی طور پر تمام کے تمام علوم فطری طور پر محکم اور مضبوط بنیادوں قائم ہوتے ہیں، جنہیں اہل فن بخوبی جانتے ہیں، پھر کچھ بھی ان اصولوں کے مخالفت میں سامنے آئے انہیں کسی قسم کی مشکل پیش نہیں آتی، کیونکہ عقلی اور شرعی ہر اعتبار سے کسی بھی مسلّمہ قاعدہ کلیہ کو ٹامک

اس سوچ اور فکر کو پسِ پشت ڈالنے کی وجہ سے بہت سے مفکرین غلطیاں کرتے ہیں، آپکو کچھ ایسے لوگ بھی ملیں گے جو چند نصوص کو اپنی دلیل بنانے میں سیاق وسباق کا خیال نہیں کرتے اور اپنی ذاتی رائے میں قید ہو کر گفتگو کے اصل تناظر کو نظر انداز کردیتے ہیں کہ وہ کس تاریخی یا لُغوی تناظر میں کہی گئی ہے، جٓ

سری بات:

لپے سوال کے جواب کی جانب، سابقہ بیان شدہ معتدل نظر سے دیکھیں، اور پھر صحابہ کرام کی شان میں نازل شدہ قرآن مجید کی دسیوں آیات اور انکے دل میں ذاتِ مبارکہ اور مقامِ نبوت پر دلالت کرنے والی سینکڑوں احادیث مبارکہ پر مسئلہ کو پرکھیں، پھر صحابہ کرام کی جانثاری اور قربانیوں کے ذکر سے بھرپور

ی(3/260)۔

سری بات:

یہ تسلی اور اطمینان کیلئے کچھ تفصیلی جواب بھی آپ کیلئے پیشِ خدمت ہے، اور یہ تفصیلی جواب کسوٹی کی حیثیت رکھتا ہے آپکو کوئی بھی شبہ لاحق ہو تو اس کسوٹی پر اسے پرکھیں۔

س واقعے کا خلاصہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت بیماری کے دوران اپنے ارد گرد موجود صحابہ کرام سے کہا مجھے قلم وقرطاس لادو، کہ میں ایسی تحریر لکھوادوں جس میں میرے بعد امت کیلئے راہنمائی ہو، آپ نے اس بات کی وضاحت نہیں کی۔

ی(114)

یکن دیگر صحابہ کرام نے تحریر کیلئے قلم وقرطاس حاضر کرنے کا اصرار کیا، تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمنا پوری کی جاسکے۔

ہ بعد دونوں گروہوں میں کچھ اختلاف بھی ہوا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھ کر دوبارہ مطالبہ نہ کیا، اور پھر زبانی صحابہ کرام کو جامع وصیت کی جیسے کہ سوال میں بھی اسکا ذکر ہے۔

اصہ ہے، اس قصہ کو سمجھنے کیلئے سیاق وسباق کافی ہے، اور اس میں کسی کیلئے بھی کوئی اشکال پیدا نہیں ہوتا، لیکن بعض لوگ ہٹ دھرمی کرتے ہوئے اس بات پر مُصِر ہیں کہ اس میں صحابہ کرام نے مقام نبوت پر زبان درازی کی ہے! اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو امت کیلئے پیغام پہنچانے سے روکا!!

، جو ہوس وشیطان ہی کی پیروی، اور الفاظ میں تحریف ہے، اسکی ایک چھوٹی سی دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس بات پر غیض وغضب میں بھی نہ آئے، جن لوگوں نے قلم وقرطاس لانے میں سستی کا اظہار کیا انہیں ڈانٹ بھی نہیں پلائی، پھر عام طریقہ کار کے مطابق اللہ تعالی نے بھی قرآن مج

ز چلتا ہے کہ بعضِ صحابہ سے بھرے لوگوں کی بیان شدہ تفصیلات کا اس واقعہ سے کوئی تعلق نہیں، بلکہ یہ ہلکا سا اختلاف تھا جیسے کہ پہلے بھی اس قسم کے اختلافات رونما ہوئے تھے، مثلا: حدیبیہ کے مقام پر جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کھولنے اور حلال ہونے کا حکم دیا تو انہوں کچھ تاخیر اس لئے کی کہ شا

وا(6/26)

پردلیل(8/134)

یم الرحیلی حفظہ اللہ اپنی کتاب "الانتصار للصحب والآل" میں کہتے ہیں:

صحابہ کرام کا آپس میں اختلاف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو کو اپنے اجتہاد سے سمجھنے کی وجہ سے ہوا، بالکل بعینہ صحابہ کرام کے بعد علمائے امت سے بھی نصوص کو سمجھنے کیلئے اجتہاد کرتے ہوئے غلطیاں ہوئی ہیں جسکی وجہ سے ایک مسئلہ میں مختلف اقوال منقول ہیں، چنانچہ کسی عالم کو اس اختلاف کے باعث مذم

ری بات:

ظ (أهجر؟! استفهموه) کی بنیاد پر یہ کہنا کہ کچھ صحابہ کرام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بہک جانے کا الزام لگایا، اس قصہ میں ایک اور جھوٹ اور افتراء بازی ہے، اسکی وضاحت یہ ہے کہ:

غا"(2/886) میں، قرطبی، "المفهم"(4/559) میں، نووی "شرح صحیح مسلم"(11/93) ... (8/133)۔

یہ"(6/24)

کہ ہمیں کسی بھی روایت میں حاضرینِ مجلس کی جانب سے اس بات کے کرنے والے کو سرزنش کرنے کا تذکرہ نہیں ملتا، بلکہ خود ان الفاظ کے راوی ابن عباس -جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی ہیں- ان الفاظ کے قائل پر بغیر کسی تحفظ ظاہر کئے انکو بیان کیا، کیونکہ آپ اس شخص کو شدید پریشا

ایک اور ممکنہ احتمال بھی ہوسکتا ہے کہ قائل نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سخت بیمار ہونیکی وجہ سے غم میں مدہوش ہو کر کہی ہو، اور اس دوران اسے پتہ ہی نہ چلا ہو کہ وہ کیا الفاظ کہہ رہا ہے، یہ کتنے گہرے الفاظ ہیں، بالکل ایسے ہی جیسے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

م "(4/560) میں کہتے ہیں :

بھی احتمال ہوسکتا ہے کہ : قائل نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچنے والی شدید تکلیف کی وجہ سے مدہوشی اور ورطۂ حیرت میں جا کر کہی ہو، جیسے کہ عمر اور دیگر صحابہ کرام کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے موقع پر ہوا" انتہی

"318-321"

رین میں سے کسی نے یہ ضرور کہا ہے کہ "اَہجر" کیا آپ بہکی ہوئی بات کر رہے ہیں، لیکن اس بات کے قائل عمر نہیں ہیں۔

پ کو بخار کی وجہ سے شدید تکلیف ہے، تو شفقت بھرے انداز میں کہا : یا رسول اللہ! آپکو بہت ہی شدید بخار ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : "ہاں مجھے تم میں سے دو آدمیوں کے برابر تکلیف ہو رہی ہے" تو ابن مسعود کہنے لگے : کیا یہ اس لئے ہے کہ آپکو دوہرا اجر ملے گا؟ فرمایا : "ہاں" متفق علیہ، چنہ

یہ بات فرمانِ الٰہی : ( الیوم أکملت لکم دینکم وأتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا ) "آج کے دن میں نے تمہارے لئے دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمتیں بھی پوری کر دی ہیں اور تمہارے لئے اسلام کو بطورِ دین پسند کر لیا ہے" کے بالکل موافق ہے، ایسے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا تھا : "اللہ کی قسم

پھر یہ کونسی سی تحریر تھی جو آپ لکھوانا چاہتے تھے؟

اسکی وضاحت کیلئے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں : ( ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے، آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں کندھے کی ہڈی لیکر آؤں، تاکہ اس میں ایسی تحریر لکھ دیں جسکی وجہ سے امت آپ کے بعد گمراہ نہ ہو۔ علی رضی اللہ عنہ نے کہا : "مجھے ڈر لگا کہ کہیں میرے کچھ لانے سے پہ

رازی کرتے ہوئے رافضہ یہ کہیں کہ صحابہ کرام نے حکم عدولی کرتے ہوئے کتابت کیلئے کچھ نہ لائے، تو ہم کہتے ہیں کہ : علی رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے حکم عدولی کی، کیونکہ انہیں براہِ راست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ لکھنے کیلئے کچھ لے آؤ، تو علی رضی اللہ عنہ کیوں نہیں لے کر آئے؟ لہذا اگ

رحق بات یہ کہ کسی کو بھی ملامت کا نشانہ نہیں بنایا جائے گا، اسکی کئی وجوہات ہیں :

1- دی

2- ہی

انتہی

والله اعلم.